یہہ تو اور ترکی صاحب ہین† اس سے صاف اور بدیہی نتیجہ نکلا کہ حضرت سلطان روم مسلمانون کے (ہند کے ہون خواہ عرب یا ٹرکی کے) امام اور خلیفہ اور بحسب محاورہ قدیمہ امیر نہین ہوسکتے وہو المدعا۔

ہمارے اس بیان سے ہمارا **مُدعا** (جسکا اثبات ہمکو حصہ دوم مین پیش نظر تھا) تو ثابت ہوا مگر اس سے کئی اور **سوالات** اور **خیالات** (یا یون کہو کہ تشویشات) مسلمانون مین پیدا ہونگے۔ لہذا اُن سوالات وخیالات کو نقل کرکے اُن کے جوابات قلمبند کرنا واجب ہوا سو عمل مین آتا ہے۔

سوال اول۔ سلطان روم مسلمانون کے خلیفہ نہین تو پہر کون ہین؟ اور مسلمانان ہند سے انکی نسبت کیا ہے۔

جواب۔ جناب ممدوح سلطان ہین پادشاہ ہین بحسب محاورہ جدید امیر ہین رئیس ہین۔ بجز خلیفہ (یا امام یا امیر المومنین بحسب محاورہ قدیمہ) جو کچہہ کہو سو ہین

---

† ارطغرل کے بیٹے سلیمان کے پوتے۔
شجرہ نسب حضرت سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ سے تا اول سلیمان مذکور تک حسب تفصیل ذیل ہے
سلطان عبد الحمید (ثانی) بن محمود (ثانی) بن عبد الحمید (اول) بن احمد (ثالث) بن محمد (رابع) بن ابراہیم بن احمد (اول) بن محمد (ثالث) بن مراد (ثالث) بن سلیم (ثانی) بن سلیمان (ثانی) بن سلیم (اول) بن بایزید (ثانی) بن محمد (ثانی) بن مراد (ثانی) بن محمد (اول) بن بایزید (اول) یلدرم بن مراد (اول) بن ارخان بن عثمان (اول) جو سلاطین ترکیہ کا پہلا بادشاہ ہے جسکی طرف سلطنت عثمانیہ منسوب ہے) بن ارطغرل بن سلیمان (یہہ شخص صحراء ارمینیہ کا رہنے والا تہا رفتہ رفتہ سپہ سالار علاؤ الدین سلجوقی ہوا ۶۲۸ھ مین نہر فرات مین غرق ہوکر وہین مدفون ہوا۔
(دیکھو **نظم الممالک** مصنفین اسلام وغیرہا)

مگر اپنی ہی حدود سلطنت مین اور اپنی ہی رعایا کی نسبت ۔ مسلمانان ہند سے انکو کوئی خاص نسبت (جو حاکم و محکوم مین ہوا کرتی ہے) نہین ہے۔ ان سے انکو وہی نسبت ہے جو اُن سے امیر کابل یا امیر بخارا وغیرہ اسلامی رئیسون کو ہے۔ یعنی اخوت اسلامی اور اتحاد قومی جس سے انکو ایک گونہ فخر ہے اور اسکے لوازم و احکام ہم اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۲ مین بضمن امر ہفتم منجملہ امور تمہیدی بیان کر چکے ہین۔ اس سے بڑھکر جیسیکہ امیر کابل یا امیر بخارا کو کوئی نسبت (وجوب اطاعت وغیرہ) مسلمانان ہند سے نہین سمجھے جاتے ایسی ہی سلطان روم سے نہین ہے۔

اگر کسی کو یہہ شبہہ پیدا ہو کہ سلطان روم اور امیر کابل وغیرہ مین یہہ فرق ہے کہ سلطان المعظم پرانی اسلامی گدی اور قدیمی تخت خلافت شاہی پر (جو زمانہ صحابہ سے چلی آتی ہے) جانشین ہین لہذا انکا حق اطاعت تمام مسلمانون پر وہی ہونا چاہئے جو اس خلافت کا حق ہے تو اسکا جواب یہہ ہے کہ کسی جگہہ پر بلا استحقاق و بلا تحقق شروط بیٹھہ جانے سے اُس جگہہ کے حقوق کا استحقاق ثابت نہین ہوتا لہذا تخت خلافت پر بیٹھہ جانیسے کوئی شخص خلیفہ نہین ہوسکتا اور نہ وہ اس حق اطاعت کا (جو خلفاء کا حق ہے) مستحق ہوجاتا ہے۔ (خدا نخواستہ باشد) اس تخت خلافت پر کوئی اقوام غیر سے بیٹھہ جاوے (جیساکہ بعض حصص سلطنت قدیمی اسلامی پر یوروپ کے اقوام روس وغیرہ قابض ہوگئے ہین) تو کیا وہ بھی خلیفہ ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہین۔

اگر کہو وہ شرط اسلام کی فوت ہونیکے سبب خلیفہ نہین ہوسکتا تو کہا جائیگا کہ سلطان روم شرط قرشیت کے فوت ہونیکے سبب خلیفہ نہین ہوسکتے۔

سوال دوم جناب سلطان المعظم مسلمانون کے خلیفہ نہین تو پھر اور کون اُن کا خلیفہ ہے۔

جواب ہمکو تو مسلمانون کا کوئی خلیفہ اسوقت نظر نہین آتا اور کسیکو عرب و عجم مین

(بلحاظ شروط خلافت) خلیفہ نہین کہا جاسکتا۔

عرصہ تقریباً ۱۸ سال سے ہمکو اس امر سے تفحص رہا ہے ہمکو کسی شخص کا شروط خلافت کے موافق خلیفہ ہونا ثابت ومحقق نہین ہوا۔ اِسمقام مین ہم ان شروط کی تفصیل کو اجنبی سمجھتے ہین جنکو ہمارا بیان سنکر تعجب پیدا ہو اُنکی خدمت مین ہماری یہی التماس ہے کہ وہ کتب کلامیہ وغیرہ مجلدات اسلامیہ مین اُن شرطون کی تفصیل ملاحظہ فرماکر ہماری تفحص وخیال کے نسبت جو کہنا ہو سو کہین۔

سوال سوم ۔ اس صورت مین اِس اُمتِ محمدیہ کا جس نے نصب امام (جو اہلسنت کے نزدیک اِن کے ذمہ پر واجب تہا) ترک کیا کیا حال ؟ اور اُن (۲) احادیث کا جنمین یہہ ذکر ہے کہ جسکی گردن مین امام کی بیعت نہین وہ اُسی حالت مین مرے تو کفار کی موت مرتا ہے ۔کیا جواب ؟ اور اُن (۳) احادیث سابق الذکر کا جنمین یہہ بیان ہے کہ جبتک دُنیا مین دو آدمی رہینگے خلافت قریش کے لئے رہیگی کیا مطلب ؟

من مات وليس في عنقه بيعة مات ميتة جاهلية
مسلم صفحہ ۱۲۸ جلد ۲

جواب یہہ امت مرحومہ اِس حالت موجودہ مین معذور ہے اور اِس ترک واجب مین بے قصور ہے اِسپر گناہ یا قصور کا الزام تب عاید ہوتا جبکہ بالاختیار وبلا اضطرار اِس سے یہہ واجب ترک ہوتا۔

(۲) اور وہ احادیث جنمین کسی امام کی بیعت نہ کرنے پر وعید وارد ہے اِسی حالت کا حکم بتاتی ہین جبکہ امام موجود ہو اور کوئی مسلمان اُسکی بیعت سے قاصر رہے امام موجود نہو تو نہ اس حدیث کا حکم ومفہوم متحقق ہوسکتا ہے اور نہ کوئی مسلمان اِسکا مورد ومصداق بن سکتا ہے

(۳) اور اُن احادیث کا جنمین ہمیشہ کے لئے قریش کا خلیفہ ہونا بیان ہوا ہے مطلب

مطلب یہہ ہے کہ استحقاق خلافت قریش ہی کے لئے ہے چنانچہ ان احادیث کے ترجمہ مین ہم اس مطلب کو ادا کر چکے ہین ان کا یہہ مطلب نہین ہے کہ قریش کی خلافت ہمیشہ قائم و مستمر رہیگی وہ احادیث گو لفظا اخبار ہین مگر معنی انشا ہین اور خلافت کا محل اور حکم بتاتی ہین۔ ہمارے اس جواب کے ہر ایک فقرہ پر علما متقدمین محدثین و متکلمین کے کلام مین شہادت موجود ہے۔

علامہ تفتازانی شرح مقاصد مین فرماتے ہین اگر کوئی اعتراض کرے کہ امام مقرر

فان قیل لو وجب نصب الامام لزم اطباق الامۃ فی اکثر الاعصار علی ترک الواجب لانتفاء الامام المتصف بما یجب من الصفات سیما بعد انقضاء الدولۃ العباسیۃ ولقولہ علیہ السلام الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ ثم یصیر ملکا عضوضا وقد تم ذلک بخلافۃ علی فمعاویۃ ومن بعدہ ملوک وامراء لا ائمۃ و خلفاء واللازم منتف لان ترک الواجب معصیۃ و ضلالۃ والامۃ لا تجتمع علی الضلالۃ قلنا انما یلزم الضلالۃ لو ترکوہ عن قدرۃ و اختیار لا عجز و اضطرار (شرح مقاصد)

کرنا امت کے ذمہ پر واجب ہو تو اس سے امت محمدیہ کا تارک واجب ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ امام واجبی صفات سے موصوف مدت سے خصوصا دولت عباسیہ کے گذر جانیکے بعد مفقود ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ خلافت میری بعد تیس ہی برس ہوگی پھر بادشاہت ہو جائیگی جو لوگون کو کاٹیگی سو حضرت علی کی خلافت سے پوری ہو گئی معاویہ اور جو ان کے بعد ہوئے بادشاہ ہوئے نہ خلفا۔ اور یہہ امر (امت کا تارک واجب ہونا) ہو نہین سکتا کیونکہ ترک واجب گناہ ہے اور یہہ امت گناہ پر متفق نہین ہوتی۔ تو اسکا جواب یہہ ہے کہ ترک واجب مین گناہ تب ہو جبکہ اُسکو اختیارا ترک کرین نہ اس صورت مین کہ عجز و اضطرار سے ترک کرین۔

اس کلام مین علامہ تفتازانی کے تیس برس تک خلافت رہنے کا جواب ادا نہوا۔ اسکا جواب امام نووی وغیرہ علمائے

والجواب عن ھذا ان المراد فی حدیث

الخلافة ثلثون سنة خلافة النبوة وقد جاء مفسرًا فی بعض الروایات خلافة النبوة بعدی ثلثون سنة (شرح مسلم نووی)

یہہ دیا ہے کہ خلافت نبوت تیس برس تک ہے چنانچہ بعض روایات مین صاف آچکا ہے کہ میرے بعد خلافت نبوت تیس برس تک ہوگی یعنی عام خلافت کی یہہ حد بیان نہین ہوئی تا کہ اور احادیث مجوزہ عموم خلافت کے مخالف ہو

عمدة القاری اور **فتح الباری** شروح **صحیح** بخاری مین لکہا ہے کہ امام قرطبی نے

قال القرطبی هذا الحدیث خبر عن المشروعیة ای لا ینعقد الامام الکبری الا لقریش مهما وجد منهم احد فکانه جنح الی انه خبر بمعنی الامر (عینی فتح الباری)

فرمایا ہے کہ آنحضرت کا یہہ قول کہ خلافت قریش مین رہیگی خلافت کے حکم شرعی کا بیان ہے کہ بجز قریش خلافت کسی کے لئے صحیح نہ ہوگی جبتک کہ کوئی ایک ان مین سے موجود رہیگا انکی اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس خبر کے بمعنی امر ہونیکیطرف مائل ہوئے ہین۔ ایسا ہی **نواب** صاحب بھوپال نے **عون الباری** شرح صحیح بخاری مین فرمایا ہے۔

سوال۔ اس جواب پر علماء کی شہادت تو معلوم ہوئی کہین کتاب یا سنت مین بہی اسبات پر ایسی صریح شہادت پائی جاتی ہے کہ بحالت عجز و اضطرار بلا بیعت داامام رہنا جائز یا ممکن ہے۔

جواب اہلسنت وجماعت کے لئے تو ایسی شہادت کتاب صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہ مین موجود ہے شیعہ اسکو مانین خواہ نہ مانین

صحیح بخاری مین ایک باب مقرر کیا ہے جسکا عنوان یہہ ہے کیا حال جب مسلمانون کی

باب کیف الامر اذا لم تکن جماعة۔ حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا الولید بن مسلم قال حدثنا ابن جابر قال حدثنی

جماعت نہ ہے پہر اس باب مین حذیفہ سے یہہ حدیث روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا ہے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہلائی کا حال پوچہتے

بسر بن عبید الله الحضرمی انه سمع ابا ادریس الخولانی انه سمع حذیفه بن الیمان یقول کان الناس یسئلون رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الخیر وکنت اساله عن الشر مخافة ان یدرکنی فقلت یا رسول الله صلعم انا کنا فی جاهلیة وشر فجاءنا الله بهذا الخیر فهل بعد هذا الخیر من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیه دخن قلت وما دخنه قال قوم یهدون بغیر هدیی تعرف منهم وتنکر قال قلت فهل بعد ذلک الخیر من شر قال نعم دعاة علی ابواب جهنم من اجابهم الیها قذفوه فیها قلت یا رسول الله صفهم لنا قال هم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعة المسلمین وامامهم قلت فان لم یکن لهم جماعة ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلها ولو ان تعض باصل شجرة حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک (صحیح بخاری ص۱۰۴۹ صحیح مسلم ص۱۲۷ وغیرہ) +

تھے میں آپ سے برائی کا حال پوچھا کرتا تھا اس ڈر کے مارے کہ وہ برائی مجھے نہ آ لگے میںنے پوچھا یا رسول اللہ ہم ایک زمانہ جاہلیت (کفر) اور برائی میں تھے پھر خدا تعالے یہہ خیر (اسلام) لایا اس خیر کے بعد بھی برائی آنیوالی ہے؟ آنحضرت نے فرمایا ہان میںنے عرض کیا اس برائی کے بعد بھی خیر آئیگی آپنے فرمایا ہان پر اسمین دھندلاپن ہوگا۔ میںنے عرض کیا وہ کیا۔ آپنے فرمایا ایسی قوم پیدا ہوگی جو میرے راہ کے بغیر اور راہ چلیگی۔ انمین تم اچھے باتین بھی پاؤگے بری بھی۔ میںنے عرض کیا اس خیر کے بعد بھی برائی ہوگی آپنے فرمایا ہان دوزخ کے دروازے پر بلانے والے لوگ ہونگے جس نے انکا کہنا مانا اسکو وہ جہنم مین پھینک دینگی۔ میںنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ انکا کچھ حال بیان فرمائیے کہا وہ ہم مین سے ہی ہونگے اور ہماری ہی بولی بولیں گے یعنی کلمۃ الاسلام کہین گے میںنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا حکم دیتے ہین اگر مجھ پر وہ دن آئے آپنے فرمایا تم مسلمانون کی جماعت اور امام کے ساتھ رہنا۔ میںنے عرض کیا اگر کوئی جماعت اور امام نہ ہو تو

+ سنن ابن ماجہ ص

آپ نے فرمایا کہ پھر سب فرقوں سے کنارہ ہو جائیو اگرچہ درخت کی جڑ دانت سے کاٹی (یعنے کہانیکے لئے بجز درخت کچھہ نہ ملے) اسی پر رہیو یہان تک کہ تجہے موت آپہنچے - اسحدیث کو دیکھکر **اہلسنت** کو تو ہمارے جواب کی تسلیم مین کوئی عذر نہ ہوگا اور انکو اپنی موجودہ حالت بلا بیعت و بلا امام پر کسی وجہ سے نقصان ایمان یا معصیت کا **خوف** نہ ہوگا - (**اہل تشیع** کے لئے) جو اسحدیث کو شاید نہین مانتے وہ مشکل باقی رہی اس مشکل کے دور کرنیکے لئے جو انہون نے یہہ تجویز کر رکہا ہے کہ ہمارا امام (مہدی صاحب العصر) زندہ موجود ہے جو شہر سُرّمن رائی مین بخوف اعدا زمین مین غائب ہے سو اونہون نے یہہ خیال نکیا کہ ایسے امام کے (جو سالہا سال سے زمین مین پوشیدہ ہے) ہونے سے فایدہ ہی کیا - اس مسئلہ مین اہلسنت انکو سخت الزام دیتے ہین اور ان کے مقابلہ مین اونہون نے اپنی کتب عقاید مین یہہ مسئلہ داخل کیا ہے - "الامام لایکون مختفیا" کہ امام وقت چہپا نہین رہسکتا - ان مباحث کی تفصیل پرانی کتب کلامیہ فریقین مین موجود ہے ہم انکی تفصیل نہین کرسکتے - ہمارا مدعا اس بیان سے یہہ ہے کہ ہم اپنا اصول مذہب اہلسنت کے مطابق اس الزام سے کہ تمہارا کوئی خلیفہ و امام نہین بری ہین - ان سوالات و جوابات سے امید ہے ناظرین کے اکثر تشویشات دور ہونگے اور جو سوال یا تشویش کسیکی باقی رہی وہ پرائیوٹ طور پر بذریعہ خط ہمکو اس سے آگاہ کرے - ہم بلا اظہار اُسکے نام کی اسی رسالہ مین اس تشویش کا ازالہ کرینگے وباللہ التوفیق

یہہ سوال و جواب پولٹیکل اعیان برٹش گورنمنٹ کے توجہ کے بہی لایق ہین ان سے اُنکے مسلمانون کے نسبت بہت سی توہمات اور بے اصل خیالات دور ہوسکتے ہین ازانجملہ ایک یہہ خیال کہ مسلمان خصوصًا اہلحدیث ہر وقت جہاد کے منتظر ہین ایک اسی فقرہ سے دور ہوتا ہے کہ انہین اسوقت کوئی امام ہی نہین (جو جہاد کے لئے بحکم اس حدیث کے کہ

الامام جنة يقاتل من وراءه ويتقى به (بخاری صفحہ ۴۱۱ مسلم صفحہ ۱۲۶ جلد ۲)	امام ڈہال ہی اسکی آڑ مین مسلمان لڑین اور اس سے

سچا دل مین ایک شرط ہے - پہر وہ بلا امام مذہبی جہاد کیونکر کر سکتے ہین اور شروط جہاد نبود گنا
رہین - انتہا اس بحث کو ختم کرتے ہین اور ناظرین سے توجہ انصاف کے ملتجی ہین گو ہم کو
اپنے قوم و معاصرین سے توجہ و انصاف کی امید کم ہے بلکہ یہہ خوف ہی کہ پارسا و متقی لوگ
ہمپر دنیا داری کا حکم لگا دینگے - جنٹلمین اور مہذبین بدخواہ قوم و مخالف مدرسہ
علیگڈہ قرار دینگے - ہمارے ملکی و مذہبی ریفارمر ہمپر توہین سلطانی کا فتوی لگادین
وعلی ہذا القیاس - مگر ہمکو اس خوف سے اپنے نیک خیال کے (جسکو ہم نیک سمجھتے ہین)
اظہار سے رکنا نہین چاہئے کوئی سنے خواہ نہ سنے ہم کہنے سے نہ ٹلین گے - اب
نہین تو کوئی آیندہ ہی سنیگا -

فقلما یفیض الوقت من غیر سامع
ففی الدہر من یرجی لہ الفوز ظافرا